REGD. No: L. 254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یوم رسید شنبہ

فی پرچہ (ایک آنہ سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ — ۳ اخاء ۱۳۴۰ ہش — ۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء — نمبر ۲۲۸

صدر ناصر نے ترکیہ اور اردن سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے

شام کی حکومت نے تمام تعلیمی ادارے عارضی طور پر بند کر دیئے

بیروت ۲ اکتوبر۔ شام کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کی بناء پر صدر ناصر نے ترکی اور اردن سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ ادھر شام میں نئی حکومت نے دمشق اور حلب کی یونیورسٹیوں اور ملک کے دیگر تمام تعلیمی اداروں کو عارضی طور پر بند کر دیا ہے۔ شامی حکومت نے ملک کے تمام باشندوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے تمام ہتھیار حکومت کے حوالے کر دیں۔ —— صدر ناصر کی حکومت نے شام کی علیحدگی کے باوجود اپنا پرچم اور ترانہ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سرکاری اعلان میں شام کی نئی حکومت کو "دمشقی باغی" کہا گیا ہے۔ قاہرہ ریڈیو نے کل اپنے نشریہ میں بتایا کہ شامی حکومت نے ملک سے باہر تار بھیجنے اور فون پر پابندی لگا دی ہے لیکن دمشق میں برطانوی قونصل پر یہ پابندی نہیں ہے۔ دریں اثناء ریڈیو قاہرہ نے اردن کے اخبار "الجہاد" کے حوالہ سے بتایا کہ شام اور اردن نے ان تمام معاہدوں کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو شام اور مصر کے ادغام سے قبل منسوخ ہو گئے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

نخلہ یکم اکتوبر ۱۹۶۱ء بوقت ۱۱½ بجے قبل دوپہر

کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲ اکتوبر۔ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پیٹ میں درد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ماسٹر تارا سنگھ نے اپنا مرن برت ختم کر دیا

امرتسر ۲ اکتوبر۔ اکالی ماہ نما ماسٹر تارا سنگھ نے کل شام ۷ بجے اپنا مرن برت ختم کر دیا۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ حکومت سکھوں کے خلاف امتیازی سلوک کے الزامات کی تحقیقات کے لئے اعلیٰ اختیارات رکھنے والا ایک کمیشن مقرر کرے گی۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت توڑنے کے اقدام پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہو گا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ربوہ میں نائیجیریا کے یوم آزادی کے موقعہ پر تقریب

ربوہ ۲ اکتوبر۔ کل مورخہ یکم اکتوبر کو جامعہ احمدیہ کے ایک نائیجیرین طالب علم جناب عبدالرحمٰن کولا فولادیو نے جو علم دین حاصل کرنے کے لئے نائیجیریا سے ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ اپنے وطن کے یوم آزادی پر ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے جو کئی سال تک نائیجیریا میں مبلغ رہ چکے ہیں ادا کئے۔ اس تقریب میں جامعہ کے غیر ملکی طلباء کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو جامعہ کے انڈونیشی طالب علم محی الدین صاحب نے کی۔ صدر محترم نیز سابق مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی اور مشرقی افریقہ کے طالب علم یوسف عثمان صاحب کومبالایا نے نائیجیریا کے تاریخی جغرافیائی اور معاشرتی حالات پر انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ بعد ازاں جناب عبدالرحمٰن صاحب کولا فولادیو نے صاحب صدر مقرر حضرات اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مبلغ نائیجیریا مکرم بشیر احمد صاحب شاد نے اہل نائیجیریا کی ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ ازاں بعد جملہ مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ اور سب نے واپس جانے سے قبل جناب عبدالرحمٰن صاحب فولادیو کو ان کے وطن کے دوسرے یوم آزادی پر فرداً فرداً مبارکباد دی۔ نماز مغرب کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے مناظر میجک لنٹرن کے ذریعہ دکھائے۔

فقہ اور شریعت کی رُو سے معاشرتی زندگی کے بعض نئے مسائل کا حل تلاش کرنا ضروری ہے

الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کا لیکچر

ربوہ ۲ اکتوبر۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے کل یہاں جامعہ احمدیہ میں الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام جامعہ کے طلبہ اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں فقہ اور شریعت کی روشنی میں قانون سازی سے متعلق بعض ایسے مسائل پر تحقیق کرنے کی طرف توجہ دلائی جو موجودہ سائنٹفک دور کے مخصوص حالات اور نئے ماحول و اثرات کی پیداوار ہیں۔ —— محترم شیخ صاحب موصوف الجمعیۃ العلمیہ کے ایک خصوصی اجلاس میں جو الاستاذ الجامعہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا "ملکی وقار میں عدلیہ کا حصہ" کے موضوع پر خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے اس امر کو واضح کرنے کے بعد کہ معاشرتی زندگی میں لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف ظلم و زیادتی سے روکنے اور انتظامیہ کو مقررہ حدود

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء

سماجی برائیوں کا انسداد

حال ہی میں سماجی برائیوں کے انسداد کے متعلق لاہور میں ایک مجلس مذاکرہ مسٹر جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوئی ہے۔ اس مذاکرہ میں مختلف لوگوں نے فحاشی کے انسداد کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جن کی روئداد اخبارات میں شائع ہو چکی ہے مذاکرہ پر خود صدر نے فحاشی کے انسداد کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ان کے متعلق ہفت روزہ چٹان "کلمۂ حق" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

"معاشرتی برائیوں کے انسداد کے سہ روزہ سیمینار میں عصمت فروشی کے موضوع پر مسٹر جسٹس بشیر احمد نے جن پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا وہ اتنے قیمتی ہیں کہ جو لوگ مغرب کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہو چکے ہیں ان کا فرض ہے کہ بار بار ان خیالات کا مطالعہ کریں۔ اس سے نہ صرف ان کی فکر جلا ہو گی۔ بلکہ ان پر سوچ کی نئی نئی راہیں کھلیں گی۔ وہ محسوس کریں گے کہ اپنے دین اور اپنے فکر کے متعلق ان کی پشیمان سوچ کہاں تک گمراہ ہے۔ اس زمانے میں اس قسم کے خیالات یونیورسٹیوں کے نابغات کی محفل میں کہنا نہ صرف یہ کہ جی گردے کا کام ہے۔ بلکہ وہی شخص کہہ سکتا ہے جو اپنے دین کے بارے میں احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ ہمارے نزدیک جسٹس بشیر احمد کی تقریر نہ صرف اس سیمینار کا حاصل تھی۔ بلکہ عروس اعتقاد کا سولہ سنگھار۔"

(چٹان لاہور مورخہ 9/61 ۲۵)

آپ نے اپنے جو خیالات ظاہر کئے ہیں ان کی تھوڑی سی جھلک مندرجہ ذیل اقتباسات سے نظر آسکتی ہے۔

"اگر لوگ قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ تو اس قسم کی بحثیں بے جا معلوم ہوتی ہیں کہ آیا عصمت فروشی پر پابندی عائد کی جائے یا اسے محدود کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے پر دوٹوک الفاظ میں حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے۔ جس کی موجودگی میں عصمت فروشی کا کوئی اخلاقی، معاشرتی یا اقتصادی جواز پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان محرکات کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔ جو انسان کو فحاشی پر راغب کرتے ہیں۔ قدرت نے نسل انسانی کی بقاء کی خاطر جنسی کشش کو پیدا کیا۔ اور اگر انسان اس کشش کو ازدواجی زندگی کے مقدس دائرے سے باہر بروئے کار لاتا ہے۔ تو وہ قدرت کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ازدواجی رشتہ معاشرے کی سب سے پہلی اکائی ہے اور اسی رشتے کی کامیابی پر معاشرے کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں ازدواجی رشتہ پیدا کرنے میں دشواریاں پیش آتی ہوں۔ اس میں لازمی طور پر کوتاہی ہو گی۔

جب تک انسان کوئی واضح نظام اخلاق سامنے نہ رکھے۔ وہ عیوب پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ ہم کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں"

یہ الفاظ اگر کسی خطیب، مدرس یا واعظ کے ہوتے تو کہا جا سکتا تھا کہ بسم اللہ کے گنبد میں محدود ذہن آج کے مسائل و حالات کو کیا سمجھے۔ لیکن واضح رہے کہ عصمت فروشی کے ملعون پیشے اور اسے ناگزیر اور جائز کہنے والوں کے خلاف یہ دوٹوک رائے مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس نے ظاہر کی ہے۔" (المنبر ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء)

"بائیں قول پر جسٹس بشیر احمد تشریف لائے اور کتنی خوبصورت باتیں کی ہیں موصوف نے آپ نے کہا ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیئے۔ ہمیں پہلے اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیئے کہ کیا ہمارا دل مانتا ہے ہمارا دماغ یہ فتوےٰ دیتا ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور ہم یہ دل سے مانتے ہیں تو پھر ان آیات کو پڑھیئے۔ انہوں نے قرآن مجید کھولا اور اس میں سے ایک آیت پڑھی پھر اس کا ترجمہ پڑھا۔ "زنا کے قریب مت جاؤ کہ یہ برا راستہ ہے"۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اور آیت پڑھی اور کہا اللہ کے اس حکم کی موجودگی میں میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم اس مسئلے پر غور ہی کیوں کر رہے ہیں۔ اور عصمت فروشی کی برائی کو دور کرنے کا کوئی منصوبہ بنانے ہی کی ہمیں کیوں ضرورت محسوس ہو رہی ہے" اس خیال کا اظہار کرنے کی دیر تھی۔ کہ سامعین کی طرف سے تالیوں کا ایک شور اٹھا۔ اور دیر تک گونجتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے اس قطعی حکم کی موجودگی میں کسی لیت و لعل اور کسی ہچکچاہٹ کی ضرورت نہیں۔ اسے فوراً ممنوع قرار دینا چاہیئے۔ اس خیال افروز تقریر کے بعد آپ نے دعا کی اور اجلاس ختم ہو گیا"

ہم اس روئیداد پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے اور صرف اسی قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جسٹس بشیر احمد کی یہ بات ہر صاحب بصیرت کے غور اور توجہ کے قابل ہے کہ جب قرآن کھلے الفاظ میں "زنا کے قریب جانے سے منع کرتا ہے۔ تو پھر عصمت فروشی کی برائی کو دور کرنے کا کوئی منصوبہ بنانے ہی کی ہمیں کیوں ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ خدا کے اس قطعی حکم کی موجودگی میں کسی لیت و لعل اور کسی ہچکچاہٹ کی ضرورت نہیں۔ اسے فوراً ممنوع قرار دے دینا چاہیئے۔"

(کوہستان بحوالہ پیغام صلح ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء)

معاصر "المنبر" لائل پور مسٹر جسٹس بشیر احمد کے اظہار خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

"قرآن اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشادات بدکاری عصمت فروشی اور بے پردگی کے خلاف اتنے واضح ہیں کہ ایک شخص بیک وقت عصمت فروشی اور بے پردگی کے جواز اور قرآن و سنت پر ایمان کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ اور اس بارے میں اس کی رائے تذبذب کا شکار نہیں ہو سکتی کہ عصمت فروشی پر قطعی پابندی عائد کی جائے یا اسے محدود کر دیا جائے۔ جسٹس موصوف نے قرآنی اور عدالتی زبان میں یہ کہہ کر حقیقت کی ترجمانی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے پر دوٹوک حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے۔ جس کی موجودگی میں عصمت فروشی کا کوئی اخلاقی معاشرتی یا اقتصادی جواز پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ پاکستان ان لوگوں کا ملک ہے جو قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا برحق رسول تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ دعوےٰ بھی کرتے ہیں . . . . کہ پاکستان کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی ہے۔ اس سے ایک قدم آگے پاکستان کی ہر حکومت کی آرزو یہ رہی ہے۔ کہ اسے "اسلامی حکومت" بلکہ اسے دنیا کی اسلامی حکومتوں میں سے سب سے بڑی اسلامی حکومت تسلیم کیا جائے۔ لیکن تضاد فکر و عمل یا ایمان کے کھوکھلے پن کا حال یہ ہے کہ پورے چودہ سال گزرنے کے باوجود ایک ایسی ناپاک لعنت سے اس مملکت خداداد پاکستان کو پاک نہ کیا جا سکا جسے اسلام غیر مبہم الفاظ میں حرام قطعی قرار دیتا ہے۔ اور جس کے بارے میں بالفاظ مسٹر جسٹس بشیر احمد اللہ تعالیٰ نے دوٹوک حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے

کیا تعجب اور ندامت خیز بات نہیں کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تو بہت اونچی عدالت ہے۔ پاکستان کی ایک عام عدالت کا ایک جج اگر کسی امر کے متعلق حکم امتناعی نافذ کر دے تو اسے اس پوری مملکت کا کوئی باشندہ چیلنج کرنے کا مجاز نہیں اور اگر کوئی شخص اس حکم امتناعی کو توڑے۔ تو وہ توہین عدالت کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس مملکت کے کونے کونے میں پوری کائنات کے فرمانروا اور احکم الحاکمین کے حکم امتناعی کو کھلے بندوں چیلنج کیا جا رہا ہے۔ اور قدم قدم پر اس حکم کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ مگر بایں ہمہ نہ یہ خوف ہے کہ اس صریح حکم عدولی پر کوئی مقدمہ ہم پر چلے گا۔ اور نہ کسی نوع کی توہین عدالت کا خطرہ درپیش ہے۔

یہ حالت ایمان کے انتہائی ضعف، غیرت کی موت اور اسلام سے تعلق کے کھوکھلے پن کی واضح نشانی ہے۔ اگر اسے جلد خیرباد نہ کہا گیا تو دنیا اور آخرت دونوں کے عظیم خسارے کے لئے ہم سب کو تیار رہنا چاہیئے"
(المنبر ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء)

ہم معاصر کے حرف حرف کی تائید کرتے ہوئے "معاصر" کے ساتھ افسوس کرتے ہیں کہ

"یہ حالت ایمان کے انتہائی ضعف، غیرت کی موت اور اسلام سے تعلق کے کھوکھلے پن کی واضح نشانی ہے۔ اگر اسے جلد خیرباد نہ کہا گیا۔ تو دنیا اور آخرت دونوں کے عظیم خسارے کے لئے ہم سب کو تیار رہنا چاہیئے"
(المنبر ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا معاشرہ کی یہ حالت بدل سکتی ہے۔ اور وہ کیا باتیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم اس سوال کا جواب کہ کیا معاشرہ کی حالت بدل سکتی ہے۔ اثبات میں دیتے ہیں۔ اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام نے صرف یہی نہیں کہا۔ جیسا کہ مسٹر جسٹس بشیر احمد نے بتایا ہے۔

" زنا کے پاس مت جاؤ کہ یہ برا راستہ ہے!"

بلکہ اسلام نے اس سے آگے بڑھ کر ان تمام راستوں کو بھی بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن راستوں سے انسان کے اندر اس برے راستہ پر چلنے کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اسلام نے مقدمات زنا کے راستوں کی بھی ناکہ بندی کی ہے۔ اور اگر مسلمان ان پر عمل کریں جو مشکل نہیں ہے۔ تو وہ اس گناہ کبیرہ سے بھی محفوظ ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نہایت کامیاب ۱۲ بارہویں سالانہ کانفرنس

ایک ہزار سے زائد نمائندگان اور زائرین کی شرکت، خالص روحانی ماحول میں درد و سوز سے معمور دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، صدر سوکارنو اور دیگر معززین کے پیغامات

از مکرم میاں عبدالحی صاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

پچھلے سال بانڈونگ میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی گیارھویں سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ کانفرنس پوروو کرتو میں منعقد ہو۔ لیکن پوروا کرتو میں کانفرنس کے راستہ میں بعض اہم روکیں تھیں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جماعت پوروہ کرتو ایک ماہ کے عرصہ میں جملہ امور کا جائزہ لے کر یہ رپورٹ کرے کہ آیا وہاں کانفرنس کا انعقاد ممکن ہے؟

اس ایک ماہ کے عرصہ میں کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ آخر تین ماہ کے بعد مرکز جاکرتا کو اطلاع ملی کہ ہم کانفرنس کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اسکے بعد دو تین ماہ تک حالات ایسے رہے کہ جب خاکسار ایک کام کے سلسلہ میں جاکرتا گیا تو خاکسار نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ پوروو کرتو میں کانفرنس کا ہونا بظاہر سخت مشکل نظر آتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ کسی اور جگہ ہی کانفرنس منعقد ہو جائے۔ لیکن مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب اور صدر عہدیداران اعلیٰ مرکزیہ۔ مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب نے ہمت بندھائی۔ تب میں نے یہ سمجھ کر کہ شاید اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی ہو۔ اس بار کو اٹھانے کا ذمہ لے لیا۔

پوروو کرتو کا تاریخی پس منظر

پوروو کرتو کا شہر وسطی جاوا میں جوگجاکارتا سے تقریباً ۱۱۰ میل دور شمال مغرب کی جانب واقعہ ہے۔

۱۹۳۸ء میں پوروو کرتو میں ایک احمدی دوست جناب احمد سارڈیو صاحب رہتے تھے جو کہ قادیان میں بھی اڑھائی تین سال رہ چکے ہیں۔ ان دنوں اس شہر میں لاہوری جماعت کا کافی زور تھا۔ اور ان کے مبلغ مرزا ولی احمد بیگ صاحب بھی وہیں رہتے تھے۔ جناب احمد سارڈیو نے مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمیں یہاں مبلغ کی ضرورت ہے۔ ان دنوں مکرم و محترم جناب سید شاہ محمد صاحب (حال رئیس التبلیغ) قریباً ڈیڑھ سال سنگاپورہ میں تبلیغی فرائض سر انجام دینے کے بعد جاکرتا آئے تھے۔ مکرم مولوی صاحب مرحوم نے مکرم شاہ صاحب کو وہاں بھجوا دیا۔ جہاں مکرم شاہ صاحب کی کوششوں اور جناب احمد سارڈیو صاحب کے تعاون سے جماعت لاہور کا ایک کافی حصہ مبائعین میں شامل ہو گیا اور اسکے علاوہ کئی غیر احمدی دوست بھی سلسلہ میں داخل ہوئے۔

کانفرنس کے راستہ میں مشکلات

یوں تو ہر جگہ ہی کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن پوروو کرتو میں بعض خاص مشکلات درپیش تھیں۔ سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ پوروو کرتو کی جماعت کے اکثر افراد شہر سے تقریباً دو میل دور ایک گاؤں میں بستے ہیں۔ پھر گاؤں سے شہر جانے کا راستہ بھی پتھریلا ہے اور ناہموار ہے پھر شہر جانے کے لئے بعض دفعہ کافی دیر تک سواری کا انتظار کرنا پڑتا ہے اس طرح سے شہر سے واپس آنے پر اکثر طویل عرصہ انتظار کے بعد سواری ملتی ہے۔ دوسری مشکل یہ تھی کہ جماعت کا فعال اور نوجوان طبقہ زیادہ تر دوسرے بڑے شہروں میں ملازمت یا کاروبار اختیار کئے ہوئے ہے۔ گاؤں میں صرف معدودے چند لوگ ہیں۔ عجیب اتفاق یہ تھا کہ ان گنتی کے افراد میں سے بھی اکثریت بعض مجبوریوں کی وجہ سے کام میں حصہ نہیں لے سکتی تھی۔ پھر جگہ کا سوال ہر کانفرنس کے موقعہ پر ہی ایک پیچیدہ سوال سمجھا جاتا ہے لیکن پوروو کرتو جیسے شہر کے لئے جو کہ بڑے شہروں میں شمار نہیں ہوتا۔ یہ مسئلہ اور بھی زیادہ مشکل تھا۔ رہائشی جگہ کے لئے علاوہ جلسہ استقبالیہ اور تبلیغی جلسہ کے لئے بھی کوئی موزوں جگہ ملنا مشکل تھی۔ پھر حکومت سے اجازت لینے کا سوال بھی کچھ کم مشکل نہ تھا ان حالات کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کانفرنس کس طرح منعقد ہو سکے گی۔ لیکن جب اس امر کا فیصلہ ہو گیا تو ہم نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کام شروع کر دیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ ہوا وہ ہماری کوششوں اور امیدوں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ اور محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان تھا۔

کانفرنس کے لئے تیاری

جب یہ فیصلہ ہو گیا کہ کانفرنس پوروو کرتو میں ہی ہو گی۔ تو اسکے ساتھ ہی ضروری امور کی سر انجام دہی کے لئے باقاعدہ تیاری شروع ہو گئی۔ رہائش کی جگہ۔ جلسہ کی جگہ۔ جلسہ استقبالیہ اور تبلیغی جلسہ کے مقام کے متعلق کوشش کے علاوہ کانفرنس کا بجٹ بنایا گیا۔ اسکے بعد جب مبلغین اور عہدیداران اعلیٰ کی مشترکہ میٹنگ میں بجٹ منظور کر لیا گیا اور کانفرنس کے لئے پروگرام وضع کر لیا گیا تو عہدیداران مرکزیہ کی طرف سے اجازت کے حصول کے لئے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی ہدایات کے ماتحت کوشش کی گئی۔ اس کام کے راستہ میں کافی روکیں تھیں۔ لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روکیں بھی دور ہو گئیں۔ اجازت کے سلسلے میں سمارنگ کی جماعت کے افراد نے بھی کافی مدد کی۔ وسطی جاوا کے صوبہ کا صدر مقام سمارنگ ہے۔ اسی لئے کانفرنس کے لئے آخری اجازت سمارنگ کے ناظم مارشل لاء سے ہی ملنی تھی اور اس غرض کے لئے جماعت سمارنگ کے افراد نے اپنی خدمات پیش کیں۔ عجیب اتفاق

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیّت کی اہمیّت

"یہ شرائط ضرور یہ ہیں جو اوپر (رسالہ الوصیۃ میں۔ ناقل) لکھی گئی ہیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا جو ان شرائط کو پورا کریگا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں اور اس انتظام کو اغراضِ نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ ۝ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہدیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں صحابہ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دئے پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔"

یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ بونڈوکو میں رہائشی جگہ کے حصول کے لئے زیادہ مشکل پیش آئی لیکن خدا کے فضل سے اس جگہ ہمیں ایسی موزوں اور اچھی جگہ مل گئی کہ اس سے قبل کبھی کسی کانفرنس میں ہمیں ایسی اچھی جگہ نہیں ملی۔ ہمیں چار سرکاری سکولوں کی عمارتیں جو کہ ایک دوسرے سے ملحق تھیں اکٹھی مل گئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارے کے سارے مہمان ایک ہی جگہ سما گئے۔ اس سے قبل مہمانوں کو مجبوراً مختلف رہائشی جگہوں پر ٹھہرایا جایا کرتا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے اس دفعہ سارے کے سارے مہمانوں کے لئے ایک وسیع جگہ میسر آ گئی۔ اس کے نتیجہ میں انتظام میں کافی سہولت پیدا ہو گئی اور مہمانوں کے لئے بھی تمام اجلاسوں میں شمولیت آسان ہو گئی۔ سب اجلاس بھی سکولوں کے احاطہ میں ہوتے رہے اور کسی دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہ پڑی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کا ایک چھوٹا سا شہر بسا ہوا ہے۔

جلسہ استقبالیہ اور تبلیغی جلسہ کے لئے ہمیں ایک نہایت ہی وسیع و عریض ہال میسر آ گیا جس میں آسانی سے ڈیڑھ ہزار کرسیاں سما گئیں۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس ہال کا بھی اسی سال اپریل کے مہینہ میں افتتاح ہوا۔ جب بانڈوکو کی کانفرنس کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ کانفرنس بونڈوکو میں منعقد کی جائے گی اس وقت یہ ہال ایک خستہ عمارت کی شکل میں موجود تھا۔ بعد میں فوج نے اسے چند ماہ کے اندر اندر ایک خوبصورت اور شاندار وسیع عمارت کی شکل دے دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اللہ تعالیٰ کے فرشتے فوجی حکام کو تحریک کر رہے تھے کہ اس جگہ کو جلسہ ہال کی شکل دی جائے تاکہ جماعت احمدیہ اسے استعمال کر سکے۔

مکرم جناب شاہ صاحب کانفرنس سے تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل کے عرصہ سے صاحب فراش تھے اور ڈاکٹروں نے سفر کرنے کی اجازت نہ دی تھی۔ یہ ڈر تھا کہ شاید آپ شامل نہ ہو سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ عین وقت پر یعنی کانفرنس سے دو روز قبل ڈاکٹروں نے سفر کی اجازت دے دی۔ ۲۰ کی شام تک خدا کے فضل سے مہمانوں کا ایک کثیر حصہ بونڈوکو پہنچ گیا۔

کانفرنس کی کارروائی

۲۰ تاریخ کو نماز مغرب و عشاء کے بعد ٹھیک نو بجے تلاوت قرآن کریم و دعا سے کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔ دعا مکرم محترم جناب سید شاہ محمد صاحب نے کرائی

دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کی دیر تھی کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اور آہ و بکا کی وجہ سے ایک کہرام مچ گیا۔ ایک طرف تو احباب جماعت کانفرنس کی غیر متوقع کامیابی کی وجہ سے خوش تھے اور دوسری طرف اپنے امام کی بیماری کی وجہ سے حزیں۔ ان ملے جلے جذبات کی وجہ سے شاید ہی کوئی ایسی آنکھ ہو گی جو پُرنم نہ ہو۔ فوج، سول اور پولیس وغیرہ کے جو نمائندگان آئے ہوئے تھے وہ بھی اس عجیب و غریب نظارہ کی تاب نہ لا کر اپنی آنکھوں کو تر ہونے سے روک نہ سکے۔ یوں تو ہر کانفرنس کے افتتاح پر ہی مخلصین جماعت رقت بھرے جذبات سے دعائیں کیا ہی کرتے ہیں لیکن اس دفعہ کی دعائیں کچھ اور ہی رنگ لئے ہوئے تھیں۔

دعا رقت و سوز کے عالم میں کافی دیر تک جاری رہی۔ اس کے بعد جناب احمد رشدی صاحب نے صدر کانفرنس یعنی حسن سوور تو صاحب کی نمائندگی کرتے ہوئے فوج، پولیس، اور سول حکام کا کانفرنس کی اجازت دینے کی وجہ سے شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح سے سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں جنہوں نے عمارتوں کی اجازت دی تھی۔ اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ کانفرنس کے انعقاد میں مدد دی تھی ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر شہید بوارا اعلیٰ مرکز یہ جناب راڈن ہدایت صاحب نے جلسہ کی صدارت سنبھالی اور حسب دستور سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعتوں کے افراد کو نصائح کیں کہ وہ جلسہ کے دوران میں کسی قسم کی سیاسی گفتگو نہ کریں۔ اور تمام اجلاسوں میں شامل ہو کر کانفرنس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام پڑھا۔ حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیغام ۲۰ تاریخ کو ملنے کی وجہ سے کانفرنس کے موقعہ پر پڑھا نہ جا سکا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام سن کر ایک بار پھر احباب کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ ذیل میں دونوں پیغامات درج ہیں:۔

پیغام حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: "انڈونیشیا کی جماعت بڑی پرانی ہے اور مولوی رحمت علی صاحب کے زمانہ میں قائم ہوئی تھی۔ میں آپ لوگوں کو آپ کے اس لمبا عرصہ استقلال سے رہنے پر مبارکباد دیتا ہوں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کی امداد کرے اور آپ کو تعداد میں بڑھائے۔"

دستخط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

اے برادران انڈونیشیا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے رئیس التبلیغ جی تی الہ سید شاہ محمد صاحب نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ آپ کی کانفرنس عنقریب منعقد ہونے والی ہے اور مجھ سے اس مجلس کے لئے کوئی پیغام مانگا ہے سو میرا مختصر سا پیغام یہ ہے کہ ہماری جماعت کو قائم ہوئے اس وقت بہتر سال کے قریب گزرے ہیں اور گو اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ماتحت ایک بیج کو درخت بنا دیا ہے۔ جس کی شاخیں دنیا بھر کے ملکوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مگر اس ترقی کو دیکھتے ہوئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کو حاصل ہوئی تھی۔ ابھی تک احمدیت کی ترقی کے متعلق ہماری آنکھیں اس حد تک ٹھنڈی نہیں ہوئیں جو صحابہؓ کی ترقی کو دیکھ کر ہوتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا دور حضرت مسیح ناصری کی طرح جمالی ہے اور جمالی دور میں جیسا کہ قرآن مجید نے اشارہ کیا ہے آہستہ آہستہ تدریجی طور پر ترقی ہوتی ہے کہ ایک بیج پھوٹ کر نرم نرم کونپلیں نکالتا ہے۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ اپنے تنے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ اور کافی وقت لے کر ایک مضبوط درخت کی صورت اختیار کرتا ہے۔ مگر میرے پیارے بھائیو مسیح ناصری کی جماعت اور مسیح محمدی کی جماعت میں فرق ہونا چاہیئے۔ اور آپ کی ترقیوں میں محمدی عروج کا نقشہ نظر آنا چاہیئے۔ پس میری نصیحت یہ ہے کہ آپ آئندہ صداقت کی اشاعت میں اپنی کوششوں اور قربانیوں کو دوچند بلکہ سہ چند بلکہ چہار چند کریں اور صحابہ مسیح موعود کی زندگیوں میں ہی دنیا میں روحانی انقلاب کا موجب بن جائیں اور اپنی زندگیوں میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اس قسم کی کشش پیدا کریں کہ لوگوں کے دل خود بخود آپ کی طرف کھنچے چلے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں اور بیویوں میں بھی نیکی کا جذبہ پیدا کریں۔ تاکہ جماعت کی آئندہ نسل کا قدم آپ لوگوں کی نسبت بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اٹھے۔ اور جب آپ اس زندگی کا دور ختم کر کے اگلے جہان پہنچیں تو خدا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوں اور آپ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین والسلام

خاکسار دستخط حضرت (مرزا بشیر احمد) صاحب ایم۔ اے

پیغام سنانے کے بعد مکرم محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اپنے دین کی خدمت کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ خواہ وہ ظاہری معیار کے لحاظ سے حقیر ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ایسے شاندار کام لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ ایک الٰہی تحریک ہے جس کو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی برباد نہیں کر سکتی وغیرہ وغیرہ۔ چالیس منٹ تک آپ کی تقریر جاری رہی۔

آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اس دعا میں بھی احباب جماعت پر ایک عجیب رنگ طاری تھا۔ اجلاس کے خاتمہ پر جب ہم لوگ اپنی اپنی جگہوں پر واپس گئے تو مکرم محترم جناب مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ نے مکرم محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ جو دوست اس کانفرنس میں شامل نہیں ہو سکے۔ وہ ایک بڑی بھاری نعمت سے محروم رہ گئے ہیں۔ اس جگہ یہ ذکر کر دینا مناسب ہو گا کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے سپرد ڈیوٹیاں تھیں، باقی تقریباً سب کے سب دوست کیا نمائندگان اور کیا غیر نمائندگان جلسہ گاہ میں حاضر تھے خدا کے فضل سے جلسہ گاہ کافی وسیع تھی۔ اور جلسہ گاہ کے باہر بھی کرسیاں لگی ہوئی تھیں لیکن پھر بھی بعض دوست برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھنے پر مجبور تھے۔ سٹیج کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے رنگین بلب بھی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔ (باقی)

اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے!

حدیث شریف میں مروی ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا" "قبل اس کے کہ خدا تعالیٰ آپ کا محاسبہ کرے اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی غرض یہ ہے کہ محاسبہ نفس سے ہمیں اپنی دینی کمزوریوں اور خامیوں کا احساس ہوتا ہے اور انہیں دور کرنے کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے "ماہنامہ الفارالعہ" انشاء اللہ محاسبہ نفس میں آپ کے لئے ممد و معاون ثابت ہو گا۔ اس لئے اس کی خریداری قبول فرمایئے!

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان سے پہلے پہلے ماہ اکتوبر میں چندہ سال رواں کی ادائیگی کا اہتمام فرمایئے! (وکیل المال اول تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا کامیاب چھٹا سالانہ اجتماع

درس و تدریس۔ دینی علمی اور ورزشی مقابلے فرسٹ ایڈ اور سول ڈیفنس کا مظاہرہ

کراچی مرکز سلسلہ سے کافی دور ہے ویسے بھی ممکن نہیں کہ مقامی خدام کی اکثریت مرکز میں منعقدہ سالانہ اجتماع سے مستفیض ہو سکے لہذا آج سے قریباً ۶ سال قبل شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا کہ مرکز کی پیروی میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ایک مقامی سالانہ اجتماع بھی منعقد کرے تا خالص روحانی ماحول میں مقامی خدام کو نماز کی تہجد و نوافل میں پابندی۔ اسلامی تعلیم مکمل طور پر اپنانے پابندی وقت۔ چوبیس گھنٹوں کے پروگرام میں مصروف۔ سادہ اور نسبتاً کٹھن زندگی گزارنے اور نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی ایثار کی تربیت دی جا سکے۔ کیونکہ جو کام اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ یعنی احیاء و اشاعت اسلام نیز اصلاح اور خدمت خلق اس کے سرانجام دینے کے لئے ایسی تربیت نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ مجلس مقامی کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ اس نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد کیا۔ اور اسے یہ فخر حاصل ہے کہ اس پہلے مقامی اجتماع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس کراچی کے خدام کے نام ایک نہایت ہی بیش قیمت اور ایمان افروز خصوصی پیغام بھجوایا اور حضور نے مجلس کے اس قدم پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے باقی مجالس کو بھی ایسے ڈویژنل اجتماعات منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ گویا مجلس کراچی اس اجتماع کو منعقد کر کے صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کر رہی ہے۔ اس روز سے ہر سال مجلس اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرتی چلی آرہی ہے۔

حسب سابق امسال بھی مجلس کراچی نے اپنا چھٹا سالانہ اجتماع کراچی سے ۱۸ میل دور ملیر کے مقام پر گرانڈ ہوٹل سے ملحق کھلی گراؤنڈ میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ ۱۲، ۱۳، ۱۴، اگست کو منعقد کیا۔

اس اجتماع کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ مرکز سے صدر مجلس کے نمائندہ کے طور پر جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر اس موقعہ پر خاص طور پر تشریف لائے اور انہوں نے ہی اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ نیز تین دن تک مقام اجتماع میں رونق افروز رہے اور خدام کو زریں نصائح اور ہدایات حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اور الوداعی تقریب میں انعامات بھی آپ نے ہی تقسیم فرمائے۔

اس اجتماع میں اکثر لوکل خدام و اطفال کے علاوہ ملیر۔ ڈرگ روڈ۔ خیرپور ڈویژن حیدرآباد ڈویژن۔ ربوہ اور کوئٹہ کے کافی تعداد میں نمائندے شامل ہوئے اور فضل عمر والی بال کلب کوئٹہ نے بھی شرکت کی۔ ربوہ سے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب مہتمم مال اور مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی ربوہ تشریف لائے۔ اس اجتماع میں کراچی کے قائد کے علاوہ ۴ قائدین نے شرکت کی جن میں قائد حیدرآباد میر نور احمد تالپور اور ڈرگ روڈ کے قائد مرزا فضل الرحمان شامل ہیں۔ پہلے دن کی حاضری ۴۰۰ خدام اور ۱۵۰ اطفال پر مشتمل تھی اور آخری دن ۵۰۰ خدام اور ۱۴۰ اطفال کے علاوہ ۲۰ کے قریب بچے اور ۱۷۰ انصار و دیگر مہمان مقام اجتماع میں موجود تھے گویا آخری دن ۱۰۰۰ افراد کا اجتماع تھا اس لحاظ سے یہ اجتماع نہایت کامیاب رہا

اس اجتماع کی خصوصیات ہیں۔ نماز دن کی پابندی۔ تہجد کی ادائیگی درس و تدریس تلقین عمل۔ تقریری مقابلہ جات۔ مضمون نگاری انگریزی مباحثہ۔ سمپوزیم مشاعرہ۔ معلومات عامہ اور دینی معلومات ترجمہ قرآن مجید مطالعہ کتب کے تحریری امتحانات کے علاوہ ایتھلیٹکس کے مقابلہ جات۔ والی بال میچ۔ رسہ کشی پیغام رسانی و مشاہدہ معائنہ اور فرسٹ ایڈ اینڈ سول ڈیفنس مظاہرہ شامل ہیں۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اول دوم آنے والے خدام اور ٹیموں کو انعامات دئے گئے انگریزی مباحثہ کے موقعہ پر چرچ ورلڈ سروس کے ڈائریکٹر مسٹر لوری نے چیف جج کے فرائض سرانجام دئے اور بعد میں تبادلہ خیالات کا مفید موقعہ بہم پہنچایا گیا۔ اسی طرح اردو سمپوزیم میں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب میجر جنرل اکبر خان اور ڈاکٹر۔ ایم۔ ایم احمد پروفیسر فلاسفی کراچی یونیورسٹی نے خدام سے خطاب کیا۔ اس سمپوزیم کا موضوع "انسانی زندگی کا مقصد اور اسکے حصول کے ذرائع۔ مذہبی اور غیر مذہبی نقطہ نظر کا مقابلہ" تھا جس پر مقررین حضرات نے نہایت بیش قیمت اور پُر از معلومات اظہار رائے بیان فرمائیں۔ فرسٹ ایڈ اینڈ سول ڈیفنس مظاہرہ میں سول ڈیفنس اور فرسٹ ایڈ کے باقاعدہ تربیت یافتہ ممبران فضل عمر ایمبولنس ڈویژن (رجسٹرڈ) نے اپنے جوہر دکھلائے اور اس مظاہرہ کو بہت پسند کیا گیا

اسی طرح مشاعرہ جو رات ½۹ بجے سے ½۱۱ بجے تک جاری رہا کی صدارت جناب کیپٹن ضمیر جعفری صاحب نے کی۔ اور ان کے علاوہ جناب کلیم اللہ۔ راغب مراد آبادی۔ امداد نظامی اور سہیل صاحبان نے اپنے کلام سے سامعین کو نوازا۔ ان کے علاوہ احمدی شعراء میں سے جناب آفتاب احمد بسمل۔ قیس مینائی کرم دین چمک۔ برکت علی۔ عبید اللہ علیم۔ قیس محمد شعلہ۔ رشید قیصرانی وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقعہ پر بیشتر معزز غیر از جماعت احباب نے شرکت کی اور انہوں نے مقام اجتماع میں خدام کی مجاہدانہ اور منظم زندگی سے نہایت عمدہ تاثر لیا۔

اس اجتماع کے جملہ انتظامات کیلئے مجلس مقامی نے مکرم مرزا عبد الرشید صاحب کو افسر اعلیٰ اجتماع مقرر کیا اور ان کی سرکردگی میں ماہ جون کے آخری عشرہ سے ہی اجتماع کی تیاری شروع کر دی گئی۔ اس اجتماع کے انعقاد کے لئے مقامی حکام سے اجازت اور اسی طرح لاؤڈ سپیکر کے استعمال اور کھانے کی اجازت قبل از وقت حاصل کی گئی۔ ماہ جولائی میں اجتماع کے جملہ انتظامات کے اہتمام کی رفتار نیز تر کر دی گئی۔ اور تمام شعبہ جات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جن کے انچارج مجلس کے سینئر عہدیدار مقرر کئے گئے۔

ان شعبہ جات کے نائب افسران اعلیٰ اور متعلقہ شعبہ جات کے افسران اور سکرٹریان نے بڑی محنت اور تندہی سے کام کرتے ہوئے ماہ جولائی کے آخری ہفتہ اور اگست کے پہلے ہفتہ میں جملہ انتظامات عمدگی کے ساتھ مکمل کر لئے شعبہ انتظامیہ کی سائٹ سیٹنگ کی ٹیم نے مسعود رشید خانصاحب کی سرکردگی میں گراؤنڈ کی صفائی کی۔ اور لائننگ لگا کر دفاتر۔ خدام کے رہائشی مقام۔ کیپٹن۔ سٹیج گراؤنڈ۔ وغیرہ کی . . . . . . سیٹنگ کی۔ اسی طرح سپلائی و ٹورز والوں نے شریف احمد صاحب کی سرکردگی میں جملہ سامان کی فراہمی اور کھانے کا عمدہ انتظام کیا۔ روشنی والوں نے نصیر احمد صاحب کی سرکردگی میں بجلی کی فٹنگ اور کنکشن حاصل کیا۔ اسی طرح شعبہ ہائے جنرل یعنی فرسٹ ایڈ اینڈ سول ڈیفنس۔ ڈسپنسری کنٹین اور ٹرانسپورٹ کے جملہ انتظامات خاص طور پر خصوصی پہلوؤں کا عمدہ انتظام کیا۔ جس کا سہرا عبد الرشید کوثر صاحب کے سر ہے۔ شعبہ ہائے پروگرام نے تعلیمی اور ورزشی پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے سرکلرز نکالے۔ دورے کئے۔ انفرادی خطوط لکھے اور اردو سمپوزیم کے لئے صاحب علم حضرات شعراء کرام نیز ججز کرام کو ذاتی ملاقات سے شمولیت کی درخواست کر کے اجتماع کو کامیاب بنایا۔ مرکزی دفتر (یعنی سیکرٹری کے دفتر) نے پروگرام ترتیب دیا۔ اور اسے شائع کر دیا۔ اسی طرح انگریزی میں ضروری ضروری آئٹم اور دعوتی کارڈ چھپوا کر معزز غیر از جماعت احباب اور بیرونی مجالس کے قائدین کو بھجوائے گئے اور جملہ امور کی نگرانی کی۔

اس اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق ایک عمدہ یادگاری مجلہ SOUVENIR بھی شائع کیا گیا۔ جو مین افتتاحی تقریب پر سید محمود احمد صاحب سوونیئر سیکرٹری نے پیش کیا اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے ایک بہت بڑی جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کے کارکنان کو یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے دن رات کی انتھک کوششوں کے ساتھ یہ رسالہ معیار کے مطابق پہلے سے بڑھ کر اور بہتر صورت میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس Souvenir کی خصوصیات میں مندرجہ ذیل داخل ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی عمدہ رنگین تصویر حضور علیہ السلام اور بعض صحابہ کے نایاب گروپ فوٹو۔ جماعت احمدیہ کی غیر ممالک میں مساجد اور مدارس کی تعداد یہ۔ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کے عربی قصیدہ کا ترجمہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی فارسی نظم "اے کہ از تو نیست چیزے مستتر" کا متن معہ اردو اور انگریزی ترجمہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نظم "نونہالانِ جماعت سے خطاب" کا انگریزی ترجمہ۔ ترجمہ "روحانیت کے دو زبردست ستون" از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی پر تحقیقی مضمون حضرت مسیحؑ کی جوانی۔ بڑھاپے۔ کفن اور مقبرے کی فوٹو۔ (باقی ص ۶ پر)

(باقی ص ۶ پر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۱ء کو دو توام بچے عطا فرمائے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم دونوں بچوں کو اپنے فضل سے کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور نیک خادم دین بنائے۔ آمین۔ (عبد الحمید چوکیدار جامعہ احمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کے اعلانات

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۴۹۵ - مکرم شیخ مختار احمد صاحب رادھن خیرپور ناتھن سندھ	۱۵ - ۰۰
۴۹۶ - احباب جماعت احمدیہ ناصرآباد سندھ بذریعہ مکرم سید عابد حسین صاحب	۱۰ - ۰۰
۴۹۷ - مکرم خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۵ - ۰۰
۴۹۸ - ” مولوی عبد الکریم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۲۷ - ۵۰
۴۹۹ - ” خوشی محمد صاحب چک ۷۱ ج ب ” ”	۶ - ۲۵
۵۰۰ - احباب جماعت احمدیہ قمرآباد سندھ بذریعہ مکرم چوہدری فخرالدین صاحب	۴۰ - ۰۰
۵۰۱ - مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب گگو ضلع منٹگمری	۶ - ۰۰
۵۰۲ - ایک مخلص بہن از کوئٹہ بذریعہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ	۱۵ - ۰۰
۵۰۳ - احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب۔	۱۶ - ۶۹
۵۰۴ - مکرم مبارک احمد صاحب سندھی چک ۲۷ ج ب ضلع لائلپور	۵ - ۰۰
۵۰۵ - ” محمد ابراہیم صاحب احمد نگر متصل ربوہ۔	۵ - ۰۰
۵۰۶ - احباب جماعت احمدیہ چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور بذریعہ چوہدری دوست محمد صاحب	۱۳ - ۷۷
۵۰۷ - مکرم حکیم فضل محمد صاحب پنی ضلع پشاور۔	۵ - ۰۰
۵۰۸ - ” حکیم غلام رسول صاحب معلم مجھول ضلع بہاولپور۔	۵ - ۰۰
۵۰۹ - محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو عبد الرشید صاحب کوچہ چابک سواراں۔ لاہور	۵ - ۰۰
۵۱۰ - احباب جماعت احمدیہ گھوکھیانہ بذریعہ مکرم علی محمد صاحب	۳۲ - ۵۰
۵۱۱ - مکرم خورشید احمد صاحب رشید پورہ ضلع سیالکوٹ	۶ - ۰۰
۵۱۲ - ” میاں محمد ابراہیم صاحب ساعیلہ ضلع گجرات	۵ - ۰۰
۵۱۳ - مجلس خدام الاحمدیہ چک نانووالی ” ”	۵ - ۰۰

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی

فہرست نمبر ۴۷

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنیکی توفیق بخشی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۳۷۸ - محترمہ صاحبزادی شاہدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب	۱۵۰ - ۰۰
۳۷۹ - محترمہ صالحہ صاحبہ بنت خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۵۰ - ۰۰
۳۸۰ - مکرم اللہ ماہی صاحب سکنہ احمد پور ضلع سیالکوٹ	۱۵۰ - ۰۰
۳۸۱ - مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب ایس ڈی او چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	۱۵۰ - ۰۰
۳۸۲ - مکرم چوہدری فیروز خانصاحب چک ۱۶۸ م ضلع بہاولنگر	۱۵۰ - ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

سستی دکھانے والوں کو انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”میں یہ تاکید کرتا ہوں کہ تم کو ہرگز سست ہونا چاہیئے۔ ایک ذرا کی سستی بعض اوقات ایمان کے ضائع ہو جانے کا باعث ہو جاتی ہے اور ذرہ سی بے قدری سلب نعمت کا باعث بن جاتی ہے پس ایمان کا پودا سب سے زیادہ نازک پودا ہے۔ اگر اس کے متعلق سستی کی جائے تو فوراً مرجھا جاتا ہے۔

پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایمان کی حفاظت میں سستی نہ کرو۔ وہ جماعتیں جو کل کام کرتی تھیں اور آج نہیں کرتیں وہ شخص جو ایک وقت کام کرتا تھا اور دوسرے وقت اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ بہادر ہو کر رہا اور خدا سے دور جا رہے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے“

جو دوست ابھی تک اپنے وعدہ تحریک جدید سال ۲۷ / ۱۲ کی طرف توجہ نہیں فرما سکے اب عملی قدم اٹھا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کے اعلانات

۱- انجینئرنگ سپروائزرس کے مشترکہ امتحان مقابلہ نومبر ۱۹۶۱ء - لاہور، راولپنڈی پشاور۔ الاؤنس دوران ٹریننگ -/۱۰۰ ماہوار۔

قیمت فارم درخواست -/۵ روپے خرچ امتحان -/۲۵ روپے میڈیکل -/۱۶ ٹیلیگرافک انجینئرنگ و وائرلیس کلاس ٹو میں ترقی کے مواقع۔

شرائط:- انٹر سائنس (ریاضی و فزکس)۔ عمر یکم ۶۱/۱ کو ۱۷ تا ۲۴

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۱/۱۰/۱۵ تک بنام جنرل مینیجر ٹیلی کمیونیکیشنز نارداں ریجن ویسٹ پاکستان لاہور۔ (پ۔ ٹ ۶۱/۹/۲۶)

۲- داخلہ ری نیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ آف پاکستان انسٹیٹیوٹس (۱) گلبرگ لاہور (۲) سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی (۳) پی ای سی ایچ ایس کراچی

فوائد:- (۱) میٹرک سے بی اے تک کے لئے انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم ممکن ۲- ایف اے بی اے پاس اور ایف اے ایف ایس سی یا بی اے۔ بی۔ ایس سی فیل لڑکوں کے لئے ترقی کا میدان۔

۳- تعلیم کے ساتھ ساتھ داخلے سے ۶ ماہ بعد -/۶۰ تا -/۱۵۰ ماہوار کمانے کا امکان

۴- ایوننگ کلاسز ۵- تھرڈ ڈویژن منظور

شرائط:- (۱) بی ایس سی انجینئرنگ کورس کے لئے ایف ایس سی نان میڈیکل (۲) پری سٹوڈنٹ شپ یا پری انجینئرنگ سہ ماہی کورس برائے تیاری داخلہ سٹوڈنٹ شپ کورس کیلئے میٹرک دینیات)

داخلہ: بذریعہ سیلیکشن بورڈ۔ سائیکولاجیکل ٹسٹ و انٹرویو۔ فیس داخلہ یکصد روپیہ

درخواستیں ۶۱/۱۰/۲۱ تک بنام ڈائریکٹر نیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس آف پاکستان ۱۹ ایس۔ گلبرگ لاہور ——— پراسپیکٹس دو روپے نقد یا ۲ روپے ۲۵ پیسے کا منی آرڈر بھیجکر دفتر ڈائریکٹر سے۔ (پ۔ ٹ ۶۱/۹/۲۶) (ناظر تعلیم)

زکوٰۃ ادا کرنے میں عجلت

عن علیؓ ان العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذالک (مشکوٰۃ)

یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ سال پورا ہونے سے قبل ہی زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق (کیا حکم ہے تو) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت فرمادی۔

اس سے ظاہر ہے کہ صاحب نصاب اصحاب میں سے بعض اپنے پر واجب زکوٰۃ ادا کرنے میں کس قدر محتاط تھے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں کس قدر عجلت سے کام لیتے تھے۔

ایڈریس کی ضرورت

مکرم حکیم محمد دین صاحب سابق منشی محمود آباد اسٹیٹ کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں تو اپنا ایڈریس بھجوا دیں۔ یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے نئے عہدہ داران

تعلیم الاسلام کالج یونین سال ۱۹۶۱-۱۹۶۲ کے لئے مندرجہ ذیل نئی کابینہ کا انتخاب ہوا ہے۔

سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ: فضل احمد — سیکرٹری عطاء المجیب راشد

جائنٹ سیکرٹری محمد افضل مبشر — اسسٹنٹ سیکرٹری: عبد الشکور پراچہ

نمائندگان

سالِ دوم (ڈگری): انور شاہ، ارشد ترمذی

سالِ اوّل (ڈگری) عنایت اللہ منگلا

بارھویں کلاس: لال خاں — گیارھویں کلاس منور احمد

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نے عہدہ داران کو اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(صدر یونین)

PAKISTAN POST OFFICE SAVINGS CERTIFICATE
10 YEARS
NATIONAL DEVELOPMENT SAVINGS CERTIFICATE
۶ فیصد منافع
نفع پر انکم ٹیکس معاف
بچت کا کوئی بدل نہیں
حکومت خود ضامن ہے
نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں
حکومت نے سیونگ سرٹیفکیٹ پر دس سال تک ۶ فیصدی کی غیر معمولی شرح منافع رکھی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ روپیہ بچائیں اور نفع کمائیں۔
اس بچت اور منافع سے آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو فائدہ پہنچے گا۔ نیز افراد کی ایسی ہی بچتوں سے قومی سرمائے کی تعمیر بھی ہوتی ہے اور یہی سرمایہ بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کو بروئے کار لاتا ہے۔
روپیہ بچانے اور نفع کمانے کا بہترین ذریعہ
سیونگ سرٹیفکیٹ
مزید تفصیلات نزدیک ترین ڈاکخانے سے حاصل کیجئے
DFP/22 - manhattan

جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

کے اندر رہتے ہوئے اپنے اختیارات استعمال کرنے کا پابند بنانے میں عدلیہ کیا اہم کردار ادا کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں معاشرے کے اندر استواری پیدا ہونے سے حکومت اور ملک کے وقار میں کیونکر اضافہ ہوتا ہے اس امر پر روشنی ڈالی کہ عدلیہ مروجہ قوانین کے مطابق ہی حکومت اور ملک کے وقار کو قائم رکھنے کی ذمہ دار ہے۔ نئے حالات اور نئے ماحول کے مطابق صحیح قانون بنانا اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا موجودہ سائنٹفک دور کے مخصوص حالات میں معاشرتی زندگی کے بیسیوں مسائل ایسے ہیں جنہیں قانونی سطح پر پوری صحت کے ساتھ حل کرنے کے سلسلہ میں فقہ اور شریعت کی رو سے نئی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ قانون سازوں کے لئے یہ راہنمائی اہلِ علم اور اہلِ بصیرت حضرات کی طرف سے آنی چاہیئے۔ اور بالخصوص جامعہ احمدیہ کے طلبہ اور اساتذہ پر اس ضمن میں ایک خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو ایک مامور کی قائم کردہ جماعت ہے اور جس میں ایسے اہلِ علم اور اہلِ بصیرت موجود ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ان مسائل کے ضمن میں مثال کے طور پر آپ نے عائلی زندگی سے متعلق فقہی قوانین اور قانونِ شہادت کے نفاذ میں پیدا ہونیوالی بعض عملی پیچیدگیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ نئے حالات کے مطابق قانون متعین کرنے میں شریعت کے مفہوم کو سمجھنا اور اس راہ میں پیش آنے والے عملی مسائل پر غور و فکر سے کام لیکر صحیح رہنمائی کرنا ان تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے جو علم دین اور بصیرت سے بہرہ ور ہیں اور ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں۔ تاکہ معاشرے کو اسلامی احکام کی روح اور حکمت کے مطابق صحیح خطوط پر استوار کرنے میں مدد مل سکے۔

اس فاضلانہ لیکچر کے بعد خاصی دیر تک سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم شیخ صاحب موصوف نے دعا کرائی اور یہ پرلطف اجلاس [illegible]

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا کامیاب چھٹا اجتماع

(بقیہ صفحہ ۵)

مزید برآں وکالتِ تبشیر کے مضمون "افریقہ میں اسلام" اور امریکہ مشن کی تاریخ وغیرہ پر مشتمل مضمون۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے متعلق معتمد مرکزیہ کا مضمون اور مجلس مقامی کی رپورٹ بھی شائع کی گئی۔

اس رسالہ کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ، مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر کے علاوہ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی۔ جناب نور احمد نسیم سیفی صاحب مبلغ سلسلہ اور دیگر بہت سے اہلِ علم حضرات نے بہت پسند کیا ہے اور ابھی سے اس رسالہ کی مانگ اس قدر بڑھ رہی ہیں کہ ہمیں خدشہ ہے کہ شاید ہم سب کی ضرورت کو پورا بھی نہ کر سکیں۔

اس اجتماع کے موقعہ پر بیز سووینر کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی اور صفدر علی خانصاحب جنرل سکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی نے خدام کے نام خصوصی پیغامات بھجوائے جو اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں سنائے گئے ان سب کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے ازراہ نوازش خدام کو زریں نصائح اور ہدایات سے نوازا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں احباب جماعت خصوصاً بزرگان سے دعا کی درخواست ہے کیونکہ ایسے اجتماعات کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرنا اور معیاری رسالے شائع کرنا بہت بڑا کام ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ گو یہ حقیقت ہے کہ مجلس کے بہت سے اراکین نہایت ہی محنت کے ساتھ دن رات خدمتِ سلسلہ میں مصروف ہیں لیکن پھر بھی کام جو ہم نے کرنے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور ابھی منزلِ مقصود بہت دور ہے جسے ہم نے اور چند سالوں میں ضرور انشاء اللہ حاصل کرنا ہے اسلئے ہم بزرگوں کی دعاؤں کے از حد محتاج ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے اور ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ اٹھتا چلا جائے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

میں سب سے بڑا اصول جو اسلام نے دیا ہے وہ ہے "پردہ" کا اصول۔ اگر مسلمان پردے کے اسلامی اصول کو پوری طرح اپنا لیں تو زنا کاری کے بہت سے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔

پردے کے ضمن میں غضِ بصر کا اصول بنیادی اصول ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یہ صرف مردوں کے لئے ہی نہیں کہ وہ اس کی پابندی کریں بلکہ عورتوں کے لئے بھی اسکی پابندی لازمی ہے۔ یہ نہیں کہ عورتیں برقع میں اپنا منہ تو اسلئے چھپا رکھیں کہ مرد انکو نہ دیکھیں مگر خود سوراخوں کے اندر سے مردوں کو دیکھتی رہیں۔ پھر پردہ کے معنی رواجی برقع بھی نہیں ہے جو آجکل تو محض فیشن سا بن گیا ہے بلکہ اسلام نے اسکی وضاحت بھی کر دی ہے اور استثنائی صورتیں بھی بیان کر دی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں کو چھوڑ دیا ہے اگر وہ اسلام کو پوری طرح اختیار کر لیں تو فحاشی کو اسلامی سوسائٹی میں کوئی جائے پناہ نہیں۔

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی جس کی وجہ سے حالت زیادہ خراب ہے اسلئے صحابہ کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالستار ابن ٹھیکیدار بدرالدین صاحب بدر فلور ملز ربوہ)